شاہِ اربل کا ''تحفہ''

تحریر: مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی

ماہِ ربیع الاول میں اکثر لوگ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں محافل و جلوس کا انعقاد کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے ورودِ مسعود پر اظہارِ مسرت اور اس دن اذکار و استغفار، صدقہ و خیرات اور خوب چراغاں کرنے اور عمدہ کھانے پکانے کو باعثِ برکت اور اجر و ثواب تصور کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ امامِ اعظم حضرت محمد ﷺ تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ، سید ولد آدمؑ، خاتم النبیین اور...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر...... ہیں۔ لیکن...... سوچنے کی بات یہ ہے کہ ان محافل و جلوس کا انعقاد و اہتمام، اظہارِ تشکر کی بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا ہے؟ تابعینؒ، یا تبع تابعینؒ یا دیگر ائمہ دین سے ان محافل و جلوس کے انتظام و انصرام اور ان محافل و جلوس میں شمولیت کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟ کیونکہ یہ لوگ حبِ رسول ﷺ اور اتباعِ رسولؐ میں تمام لوگوں سے زیادہ حریص و مشتاق تھے اگر ان لوگوں سے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو پھر ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم ان کے کردار و فرامین سے روگردانی کر کے ایسی محافل منعقد کریں، جن کے انعقاد و شمولیت سے ان حضرات نے سختی سے منع کیا ہو۔

محبتِ رسول ﷺ، اتباعِ رسول ﷺ میں ہے، جیسا کہ آپؐ کے فرامین (من أحب سنتي فقد أحبني) (ترمذی) (عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين) (احمد، ابوداؤد) اور (تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله و سنة رسوله) (مؤطا امام مالک) سے ظاہر ہے اور جب خیر القرون میں ان محافل کے انعقاد کا وجود نہیں تو پھر یہ محفل کیونکر شروع ہوئی؟ اس کا موجد کون ہے؟ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے آئندہ سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

تاریخی شہادت: کتبِ احادیث، تواریخ و سیر کی ورق گردانی سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد سن ہجری کے چھ سو سال بعد ایجاد ہوئی ہے۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) تابعین عظام اور آئمہ دین (رحمہم اللہ) کے دور میں بالکل ہی ناپید ہے چنانچہ تاریخ کی معتبر کتاب ''ابن خلکان'' میں اس کی شہادت موجود ہے کہ ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے ابو سعید کوکبوری الملقب بہ ملک المعظم مظفر الدین المتوفی ۶۳۰ھ کو شہر اربل کا گورنر مقرر کیا، یہ بادشاہ نہایت مسرف، بے دین اور عیاش تھا، محفلِ میلاد سب سے پہلے اس نے ایجاد کی جو آج بھی

دنیا کے اکثر خطوں میں مروج ہے۔

تفصیل : تاریخ ابن خلکان میں اس کی تفصیل بڑی شرح وبسط کے ساتھ موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

شاہِ اربل سعادت سے کوسوں دور اور شقاوت سے بھر پور تھا۔ فسق وفجور کا بازار گرم رکھتا تھا اور محفلِ مولود کو ہر سال نہایت شان و شوکت سے مناتا تھا، جب شہرِ اربل کے قرب وجوار یہ خبر پہنچی کہ شاہ اربل نے ایک مجلس قائم کی جس کو وہ بڑی عقید تمندی اور شان وشوکت سے سرانجام دیتا ہے، تو بغداد، موصل، جزیرہ، سجاوند اور دیگر بلادِ عجم سے گویئے، شعراء، واعظین بادشاہ کو خوش کرنے کیلئے بمعہ آلات لہو ولعب، ماہِ محرم الحرام سے ہی شہرِ اربل میں آجاتے۔ قلعہ کے نزدیک ایک ناچ گھر تیار کیا گیا تھا جس میں کثرت سے قبے اور خیمے تھے، شاہِ اربل بھی ان خیموں میں آتا، گانا سنتا اور کبھی کبھی مست ہو کر ان گویوں، بھانڈوں کے ساتھ خود بھی رقص کرتا۔ (مراۃ الزمان لابن جوزی) ماہِ صفر سے ہی مولود کی تیاریاں شروع ہو جاتیں اور ماہ ربیع الاول کو مولود منایا جاتا اور شاہی قلعہ سے اونٹ، گائے اور بکریاں ناچ گھر کے قریب اس قدر ذبح کی جاتیں کہ الامان والحفیظ۔

جب اس محفل کا چرچا ہر طرف پھیل گیا تو "الناس علی دین ملوکھم" (لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں) کے تحت ضعیف ایمان کے ہیرو خوشامد ٹوٹ پڑے اور ابن دحیہ جیسے احمق، کذاب اور خبیث اللسان نے اس کی تائید میں ایک رسالہ التنویر فی مولد السراج المنیر لکھ کر شاہِ اربل سے ایک ہزار اشرفی انعام حاصل کیا۔ (تفصیل کے لئے ابن خلکان صفحہ ۴۳۶،۴۳۷، جلد اول ملاحظہ فرمائیں) سچ ہے کہ ؎

وھل افسد الدین الاالملوك واحبار سوء ورهبانها (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)

بادشاہوں کے علاوہ اور غلط کار مولویوں اور پادریوں کے سوا آخر کون ہے جس نے دین کو بگاڑا ہے ؟؟؟ یہ تھا شاہ اربل کا گرانقدر تحفہ جس کو نام نہاد مسلمانوں نے شرعی مقام دے دیا اور ہر سال اس بدعت کی ترویج میں کروڑوں روپے خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین کے ارشادات : آیئے! شاہِ اربل کے اس گرانقدر تحفے کو شرعی مقام دینے والے ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین اور محدثین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں :

(۱) ابن دحیہ نہایت متکبر، گستاخ، ائمہ دین اور محدثین پر سب وشتم کرنے اور ان کی عیب جوئی میں بڑا بے باک تھا۔ (لسان المیزان : ۴ / ۲۹۲)

(۲) امام سیوطی ارقام فرماتے ہیں : "ان اباالخطاب ابن دحيه كان يفعل ذالك كانه الذى وضع الحديث فى قصر المغرب" (تدریب شرح تقریب)

یعنی : ابن دحیہ بڑا وضاع الحدیث تھا، مولود کے متعلق جھوٹی روایات بنا کر لوگوں کو سناتا تھا۔

(۳) قاضی واصلؒ فرماتے ہیں :"ابن دحیہ حدیث بیان کرنے میں بے تکی اور اٹکل پچو سے کام لیتا تھا۔(لسان المیزان : ۴ / ۲۹۳)

(۴) امام ابن نقطہ فرماتے ہیں :" انه كان يدعى أشياء لا حقيقة لها" یعنی : "وہ ایسی چیزوں کا دعویدار تھا جن کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ (لسان المیزان : ۴ / ۲۹۳)

(۵) ابن عساکر فرماتے ہیں : ابن دحیہ حدیثِ نبویؐ بیان کرنے میں کذب بیانی اور بے اصل بات کہنے میں بے باک تھا۔(لسان المیزان : ۴ / ۲۹۷)

(۶) علامہ ابن حجرؒ نے، لسان المیزان : ۴ / ۲۹۶ پر ایک واقعہ نقل کیا ہے :

"امام علی بن حسن اصبہانیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن دحیہ کا ہمارے شہر سے گزر ہوا اس نے اپنے آپ کو بڑا محدث، فقیہ، ادیب، مفسر اور متقی پرہیزگار ظاہر کیا اور میرے والد صاحب نے ان کی خوب تواضع کی اتنے میں ابن دحیہ نے ایک مصلی نکالا اور چوم کر کہا :"اللہ کی قسم! اس جائے نماز پر میں بیت اللہ میں ہزار رکعت نفل نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور بارہا اس مصلی پر بیٹھ کر قرآن مجید ختم کیا ہے، والد صاحب نے مصلی ابن دحیہ سے خرید لیا۔ اسی دن اصبہان سے عصر کے بعد ایک شخص والد صاحب کے پاس آیا۔ اتفاقاً ابن دحیہ کا ذکر بھی آگیا، نو وارد نے کہا کہ کل ابن دحیہ نے بڑا قیمتی مصلی خریدا ہے..... والد صاحب نے وہی مصلی پیش کر دیا جس کے متعلق ابن دحیہ نے حلفاً کہا تھا کہ میں اس مصلی پر ایک ہزار رکعت اور بارہا قرآن مجید بیت اللہ میں بیٹھ کر ختم کیا ہے۔ اس شخص نے دیکھتے ہی کہا کہ "اللہ کی قسم یہ وہی جائے نماز ہے"۔

والد صاحب یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی یہ چالاکی اور کذب بیانی دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اس (ابن دحیہ) کو اپنی نظروں سے گرا دیا"۔

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تیسری عید کے جواز کا فتوی دینے والا، پیٹ پرست، خوشامدی، کذاب، وضاع الحدیث، اور خبیث اللسان تھا۔ کیا ایسے دروغ گو، ہرزہ سرا اور یاوہ گو مولوی کا فتویٰ شرعِ محمدیؐ میں قابلِ حجت اور قابلِ سند بن سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

؎ خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محفلِ میلاد بدعت ہے اب آپ محفل میلاد کے متعلق ائمہ دین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں :

(۱) امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں :"ان اصل المولد بدعة لم يفعل احد من السلف الصالح

فی قرون الثلاثۃ" ترجمہ: "محفل میلاد بدعت ہے، جس کا ثبوت صحابہ کرام (رضوان اللہ علیھم اجمعین) تابعینؒ اور تبع تابعینؒ سے نہیں ملتا۔

(۲) علامہ عبدالرحمٰن حنفیؒ اپنے فتاویٰ میں ارقام فرماتے ہیں" ان عمل المولد بدعۃ لم یفعل رسول اللہ ﷺ" ترجمہ: محفل میلاد بدعت ہے نہ تو اس کا نبی ﷺ نے حکم فرمایا اور نہ خود کیا اور نہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ دینؒ نے اس طرف توجہ دی اور نہ کسی نے کرنے کی اجازت دی۔

(۳) ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبدالمجید مالکیؒ ارشاد فرماتے ہیں: "مایھتم لعمل المولد فی الربیع الاول بدعۃ فیلیق ان ینکر مایھتم بہ)(تکملۃ التفسیر لابی القاسم، عبدالرحمٰن مالکیؒ) جو مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینہ میں رچائی جاتی ہے یہ صریح بدعت ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایسی محافل میں شرکت نہ کریں۔

(۴) علامہ شرف الدین احمد حنبلیؒ فرماتے ہیں: "ان مایعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالاً لمولدہ ﷺ مع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ أحدثہ من یبیع ھواہ ولا یعلم ماامرہ صاحب الشریعۃ ونھاہ" (القول المعتمد)

یعنی: بعض امراء لوگ ہر سال آپ ﷺ کے ذکر ولادت سے متعلق جو محافل قائم کرتے ہیں وہ سراسر بدعت ہے، اس محفل کے موجد خواہشات نفسانیہ کے پابند اور احکام شریعت سے بالکل بے خبر تھے انہیں کوئی علم نہیں کہ صاحب شریعت نے کس چیز کا حکم دیا اور کس چیز سے منع کیا ہے۔

(۵) علامہ ابن الحاج مالکیؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب "مدخل" میں اس کو بدعت لکھا ہے اور اس کے جملہ امور کو خلافِ شرع گردانا ہے۔

(۶) علامہ علاء الدین شافعیؒ فرماتے ہیں: محفلِ میلاد بدعت ہے۔ (شرح البعث والنشور)

(۷) علامہ تاج الدین ارشاد فرماتے ہیں: "مجھے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے متعلق کوئی دلیل نہیں ملی، صحابہ کرام (رضوان اللہ علیھم اجمعین) اور ائمہ اسلام سے بھی اس کے متعلق جواز کا فتویٰ منقول نہیں بلکہ یہ ایک بدعت ہے جس کو شکم پرور اور نفس پرست ملاؤں نے ایجاد کیا ہے۔ (تفصیل کے لئے فتاویٰ علامہ سیوطی صفحہ ۳۹۴ تا ۳۹۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(۸) علامہ محمد بن ابی بکر کتاب البدع والحوادث میں ارقام فرماتے ہیں: "فمن المنکرات القبیحات والمکروھات الفضیحات فی ھذہ الاعصار مایعمل لمولد النبی ﷺ" یعنی: تمام برائیوں اور گمراہیوں میں سے بڑھ کر اس دور میں مجلس میلاد کا قیام ہے اور سابقہ امتوں کی تباہی صرف بدعت کی وجہ ہوئی۔

(۹) امام نصیر الدین شافیؒ سے محفل میلاد سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا ذکر سلف صالحین سے منقول نہیں، بلکہ یہ مجلس عہد صحابہؓ، تابعینؒ اور آئمہ دینؒ کے بعد برے زمانہ میں ایجاد ہوئی، جو کام انہوں نے نہیں کیا ہمیں وہ کام کر کے بدعتی بننے کی کیا ضرورت ہے۔ (کتاب شرع الہیہ)

معتقدین آئمہ اربعہ و دیگر اسلاف کی تحریرات سے اظہر من الشمس ہے کہ جو کام عہد صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں ناپید و مفقود ہو اس کو ایجاد کرنا اور فروغ دینا بدعت ہے اور ایسے کام کرنے والے کا کوئی بھی عمل بارگاہ ایزدی میں مقبول نہیں اور ایسے شخص کو حوض کوثر سے محرومی ہو گی اور سید الانبیاءؑ کی زبان مبارک سے (سحقاً سحقاًلمن غير ديناً بعدی) کی صدا آئے گی کہ دین میں نئے امور کو فروغ دینے والوں کے لئے ہلاکت ہے ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

محترم قارئین! عید میلاد النبی ﷺ میں بھر پور حصہ لینے اور مال و دولت کو ضائع کرنے کا نام حب رسولؐ نہیں بلکہ اس میں امام کائنات ﷺ کے ساتھ مذاق ہے اگر اس دن کو منانا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ جیسی جانثار جماعت اس سعادت سے محروم نہ رہتی۔ تابعین اور تبع تابعینؒ اور دیگر ائمہ اس نیکی سے محروم نہ رہتے جن کی زندگیاں نبیؐ کے ایماپر بسر ہوئیں۔ مگر انہوں نے ہر اس کام سے گریز کیا جس پر ہادی برحق ﷺ کی مہر نہ تھی۔

لوكان حبك صادقاًلا طعته ان المحب لمن يحب مطيع

تین اشخاص کا واقعہ تین شخص امام کائنات ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، جب ان کو نبی ﷺ کی عبادت کی کیفیت بتائی گئی تو انہوں نے اپنے خیال میں اس عبادت کو حقیر سمجھا، تو تینوں نے علی الترتیب یہ بیان کیا کہ:

۱۔ میں تمام رات عبادت کروں گا اور نیند نہیں کروں گا۔ ۲۔ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور ناغہ نہیں کروں گا۔

۳۔ میں شادی نہیں کروں گا کیونکہ اہل و عیال عبادت میں رکاوٹ کا باعث بن سکتے ہیں۔

چنانچہ جب پیغمبر اعظمؐ گھر تشریف لائے اور آپ ﷺ کو یہ گفتگو سنائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

سنو! میں تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں، شادیاں بھی کی ہیں لیکن یاد رکھو جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (متفق علیہ)

واقعہ عبداللہ بن رواحہؓ اسی طرح مشکوۃ میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ ان کو فوج کے ہمراہ ایک مہم پر جانے کا حکم ہوا، پیغمبر ﷺ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے.... (بقیہ: صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)